ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

اردو سیرت نگاری میں النبی الخاتم ﷺ کا مقام: مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کے فکری و منہجی امتیازات

"*AL-NABI AL-KHATAM* (ﷺ) IN URDU SĪRAH WRITING: A CRITICAL STUDY OF MAULANA MANAZIR AHSAN GILANI'S INTELLECTUAL VISION AND METHODOLOGY"

1) **Dr Muhammad Adil**
Lecturer, Department of Islamic Studies, Bacha Khan University, Charsadda.
2) **Afsana Ghalib**
Phd scholar, Department of Islamic Studies, Abdul wali khan university mardan
3) **Ilyas Salih**
Lecturer, Department of Islamic Studies, Bacha Khan University, Charsadda.
Email: ilyas.salih00@gmail.com ph# 03153104343

Abstract

This article presents a critical and analytical study of al-Nabī al-Khātam ﷺ, a seminal work on the Prophet's biography by Mawlānā Sayyid Manāẓir Aḥsan Gīlānī (1892–1956), one of the most distinguished Muslim scholars of the Indian subcontinent in the twentieth century. The study is structured into four main sections. The first section offers a concise introduction to the life, scholarly background, and intellectual contributions of Mawlānā Gīlānī, highlighting his role in bridging classical Islamic scholarship with modern intellectual challenges.

The second section examines the stylistic and methodological features of al-Nabī al-Khātam ﷺ, demonstrating that the author does not confine the Sīrah to a purely chronological or narrative framework. Instead, he presents it as a coherent intellectual and philosophical system, centered on the doctrines of the finality of prophethood and the universality of the Prophet Muḥammad's ﷺ message. Particular attention is given to his deliberate reordering of events and selective omission of certain incidents to preserve conceptual continuity and thematic coherence.

The third section analyzes selected passages from the text to illustrate Gīlānī's interpretive approach and explores instances where his historical statements diverge from widely accepted Sīrah sources. These divergences are evaluated through a comparative and critical lens, emphasizing that they arise from methodological priorities rather than factual negligence.

The article concludes that al-Nabī al-Khāta ﷺ represents a distinctive model of intellectual Sīrah writing, where philosophical insight, moral vision, and analytical reasoning take precedence over strict historiography, making it a significant contribution to modern Sīrah studies.

Keywords: *Sīrah Literature ,Al-Nabī al-Khātam ﷺ, Mawlānā Manāẓir Aḥsan Gīlānī, Finality of Prophethood, Intellectual Methodology*

1.0۔تعارف

برصغیر میں سیرتِ نبوی ﷺ پر لکھی جانے والی تصانیف نہ صرف دینی وتاریخی ورثہ ہیں بلکہ اپنے اپنے فکری، منہجی اور اسلوبی رجحانات کی عکاس بھی ہیں۔ بیسویں صدی میں جب اسلام کو مستشرقین، جدیدیت پسند مفکرین اور الحادی افکار کی جانب سے فکری چیلنجز کا سامنا تھا، اس دور میں بعض اہلِ علم نے سیرت کو محض واقعاتی تاریخ کے بجائے ایک ہمہ گیر فکری نظام کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی۔ مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ اسی علمی روایت کی ایک نمایاں اور منفرد شخصیت ہیں، جن کی تصنیف النبی الخاتم ﷺ اردو سیرت نگاری میں فکری گہرائی، استدلالی انداز اور تقابلی منہج کے سبب خاص مقام رکھتی ہے۔

مولانا گیلانیؒ نے اس کتاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کو محض زمانی ترتیب میں بیان کرنے کے بجائے ختمِ نبوت، آفاقیتِ رسالت اور دائمی ہدایت کے فکری مقدمے کے تحت منظم کیا ہے۔ وہ واقعاتِ سیرت کو ان کے باطنی ربط، معنوی نتائج اور حکمتِ تشریع کے زاویے سے پیش کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں سیرت ایک زندہ فکری حقیقت کے طور پر سامنے آتی ہے، نہ کہ صرف ماضی کا تاریخی بیان۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مقامات پر وہ روایتی ترتیب سے ہٹ کر تقدیم وتاخیر اختیار کرتے ہیں اور بعض معروف واقعات کو کلیتاً نظرانداز بھی کر دیتے ہیں، تاکہ فکری استدلال اور معنوی تسلسل برقرار رہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اس تصنیف کی ایک اہم جہت یہ ہے کہ مولانا گیلانیؒ نے اسلامی عقائد، بالخصوص ختمِ نبوت، کا دفاع صرف نقلی دلائل تک محدود نہیں رکھا بلکہ مذاہبِ عالم کے تقابلی مطالعے، تاریخی تجزیے اور عقلی استدلال کو بھی شامل کیا ہے۔

النبی الخاتم ﷺ پر اگرچہ عمومی تعارفی یا تاثراتی مضامین ملتے ہیں، لیکن اس کتاب کے اسلوب، منہج، فکری مقدمات اور علمی تفرد کا باقاعدہ تنقیدی و تحلیلی مطالعہ نسبتاً کم کیا گیا ہے۔ بالخصوص یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ مولانا گیلانیؒ کے ہاں تاریخی تفاوت اور بعض روایتی اختلافات دراصل علمی کمزوری نہیں بلکہ ان کے فکری منہج کا نتیجہ ہیں، جس میں واقعات کے فلسفہ اور حکمت کو جزئی تاریخی تفصیلات پر ترجیح دی گئی ہے۔ اس تحقیق کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ جدید قاری اس کتاب کو محض تاریخی معیار پر پرکھنے کے بجائے اس کے فکری و منہجی تناظر میں سمجھ سکے۔

زیرِ نظر مطالعہ میں بنیادی طور پر تحلیلی و تنقیدی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ النبی الخاتم ﷺ کو اوّلین ماخذ کے طور پر سامنے رکھتے ہوئے اس کے اسلوبِ بیان، ترتیبِ واقعات، فکری مقدمات اور استدلالی طرز کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ جہاں تاریخی یا روایتی اختلافات سامنے آئے ہیں، وہاں سیرت و تاریخ کی معتبر کتب سے تقابلی مطالعہ کر کے تحقیقی توازن قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیز مولانا گیلانیؒ کے تفردات کو جمہور اہلِ علم کے موقف کی روشنی میں جانچا گیا ہے، تاکہ نہ غیر ضروری دفاع کیا جائے اور نہ غیر منصفانہ تنقید۔

اس مقالے کی ابتدا میں مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کا مختصر تعارف پیش کیا جائے گا۔ دوسرے حصے میں کتاب النبی الخاتم ﷺ کے اسلوب، منہج اور نمایاں خصوصیات کا جائزہ لیا جائے گا۔ تیسرے حصے میں کتاب کی منتخب عبارات کی روشنی میں اس کے اسلوب و منہج کو واضح کیا جائے گا، نیز وہ مقامات بھی زیرِ بحث آئیں گے جہاں کتاب میں مذکور بعض اقوال مصادرِ سیرت سے مختلف نظر آتے ہیں اور ان کا تحقیقی جائزہ لیا جائے گا۔ آخر میں حاصلِ بحث اور نتائج پیش کیے جائیں گے۔

2.0۔ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کا تعارف

مناظر احسن گیلانیؒ برصغیر کے ممتاز اسلامی مفکر اور محقق تھے، جن کی پیدائش 8 ربیع الاول 1312ھ مطابق 1 اکتوبر 1892ء ضلع نالندہ، بہار میں ہوئی[(1)]۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم خاندانی علمی ماحول میں حاصل کی اور بعد ازاں ٹونک اور دارالعلوم دیوبند سے دینی علوم کی تکمیل کی[(2)]۔ جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد میں ان کی تدریسی خدمات نے جدید تعلیم یافتہ طبقے کو اسلامی علوم سے قریب کیا۔ قرآن، حدیث اور سیرت پر ان کی تصانیف، بالخصوص تدوینِ قرآن اور تدوینِ حدیث، اسلامی فکر کے دفاع میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں[(3)]۔ علمی اختلاف میں بھی ان کا طرزِ فکر متوازن، مدلل اور دیانت دارانہ تھا، جس نے انہیں بیسویں صدی کے نمایاں اسلامی علما میں ممتاز مقام عطا کیا[(4)]۔ آپؒ نے 1956ء میں وفات پائی[(5)]۔

3.0۔ سیرت خاتم الانبیاء کا اسلوب، منہج اور خصوصیات

کتاب النبی الخاتم ﷺ میں مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ نے سیرتِ نبوی کو محض واقعاتی یا تاریخی بیان تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اسے ایک فکری اور حکمی منہج کے تحت پیش کیا ہے، جہاں اصل توجہ واقعات کے پس منظر، ان کے نتائج اور ان میں پوشیدہ معنوی پہلوؤں پر مرکوز ہے۔ اسی منہج کے تحت وہ سیرت کے واقعات کو اس زاویے سے مرتب کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کی نبوت کی آفاقیت، دوام اور فکری رہنمائی واضح ہو سکے۔ چنانچہ والدین اور دادا کی وفات، عرب جیسے بے آب و گیاہ علاقے میں ولادت، اور مکہ کے مخصوص سماجی ماحول کو محض تاریخی حقائق کے طور پر نہیں بلکہ ایک حکیمانہ ترتیب کے طور پر بیان کیا گیا ہے[(6)]، جس کا مقصد نبوتِ محمدی ﷺ کو ظاہری اسباب سے ماورا ثابت کرنا ہے۔

اسی فکری زاویے کی بنا پر مصنف واقعاتی ترتیب کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتے۔ بعض معروف سیرتی واقعات کو سرے سے ذکر نہیں کیا گیا، جیسے دوسری بیعتِ عقبہ یا دوسری ہجرتِ حبشہ، اور بعض مقامات پر تقدیم و تاخیر بھی اختیار کی گئی ہے، مثلاً سیدہ خدیجہؓ کے نکاح کا ذکر حجرِ اسود کی تنصیب کے بعد آنا یا واقعۂ معراج کا سفرِ طائف اور عامُ الحزن سے پہلے بیان ہونا[(7)]۔ اس اسلوب کا مقصد تاریخی تسلسل قائم رکھنا نہیں بلکہ فکری استدلال اور معنوی ربط کو برقرار رکھنا ہے۔

بیان کا انداز سادہ، رواں اور ادبی لطافت سے بھرپور ہے۔ مولانا گیلانیؒ تشبیہات، استعارات اور تمثیلات کے ذریعے سیرت کے پیچیدہ فکری نکات کو اس طرح واضح کرتے ہیں کہ قاری محض مطالعہ نہیں کرتا بلکہ مفہوم کو محسوس بھی کرتا ہے۔ قرآن و حدیث کو بنیادی مصادر کے طور پر استعمال کرتے ہوئے سیرت کے مباحث کو انہی کی روشنی میں منظم کیا گیا ہے، جب کہ معاصر فکری سوالات اور ممکنہ اعتراضات کو مناظرانہ اور استدلالی انداز میں متن ہی کے اندر حل کیا گیا ہے، جیسے ختمِ نبوت، تعددِ ازواج، جہاد کی مشروعیت اور کفار پر براہِ راست عذاب کے نہ آنے کی حکمت[(8)]۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں سیرتِ نبوی ﷺ کو محض ماضی کا واقعہ نہیں بلکہ ایک زندہ فکری حقیقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مکی اور مدنی ادوار کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کرنے کے بجائے ایک مسلسل فکری ارتقا کی صورت میں دکھایا گیا ہے، جس سے قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ سیرت ایک ہمہ گیر نظامِ فکر ہے جو ہر دور کے انسان سے براہِ راست مخاطب ہے۔ اخلاقی، سماجی اور دینی پہلوؤں کو باہم مربوط کر کے رسولِ اکرم ﷺ کی شخصیت کو اس جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ وہ صرف ایک تاریخی ہستی نہیں بلکہ حال اور مستقبل کے لیے عملی رہنما بن کر سامنے آتی ہے[9]۔

مندرجہ بالا نکات کی توضیح کے لیے ذیل میں کتاب کی منتخب عبارات کی روشنی میں اسلوب اور منہج کا تجزیہ پیش کیا جائے گا کہ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے واقعات کو کس ترتیب کے ساتھ پیش کیا ہے اور ان سے سیرت نبوی کے کن پہلوؤں کا استنباط کیا ہے:

4.0۔ کتاب النبی الخاتم ﷺ کا مرکزی فکری مقدمہ

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے کتاب کے آغاز ہی میں ختمِ نبوت کو ایک ہمہ گیر اور دائمی حقیقت کے طور پر پیش کرتے ہوئے یہ بنیادی دعویٰ قائم کیا ہے کہ تاریخِ انسانی میں جتنی مذہبی اور فکری شخصیات آئیں، ان کی آمد وقتی ثابت ہوئی، جب کہ رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت دائمی اور آفاقی ہے۔ مصنف اس دعوے کو محض خطیبانہ یا جذباتی انداز میں پیش نہیں کرتے بلکہ پوری کتاب میں عقلی، تاریخی اور تقابلی دلائل کے ذریعے اسے ثابت کرتے ہیں[10]۔

5.0۔ ختمِ نبوت پر عقلی و تاریخی استدلال

مولانا گیلانیؒ نے اپنے دعویٰ کے اثبات کے لیے مذاہبِ عالم کو دو بنیادی اقسام میں تقسیم کر کے ان کا تجزیہ کیا ہے تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ دائمی ہدایت صرف رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہی ممکن ہوئی۔

5.1 ۔ غیر الہامی مذاہب کا تجزیہ

غیر الہامی مذاہب کے ضمن میں مصنف اس نکتے کو نمایاں کرتے ہیں کہ ان مذاہب کی تعلیمات جن شخصیات سے منسوب ہیں، ان کے تاریخی وجود، حالاتِ زندگی اور اصل تعلیمات خود مشکوک ہیں۔ مزید برآں، ان مذاہب کی اصل زبانوں کا ناپید ہو جانا اس دعویٰ کو کمزور کر دیتا ہے کہ وہ مذاہب کسی دائمی ہدایت کے حامل ہو سکتے ہیں[11]۔

5.2 ۔ الہامی مذاہب کا تنقیدی مطالعہ

الہامی مذاہب کے باب میں مولانا گیلانیؒ تورات اور انجیل کی تاریخی حفاظت کا جائزہ لیتے ہوئے یہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ بارہا ضائع ہو جانے، اقوام کے مٹ جانے اور متن میں تغیر کے باعث ان کتب کی موجودہ صورت مکمل طور پر محفوظ نہیں رہی، جس سے ان کی آفاقی و دائمی حیثیت مجروح ہوتی ہے[12]۔

6.0۔ سابقہ مذاہب میں بشاراتِ نبوی ﷺ

مصنف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد کی بشارتیں محض اسلامی مصادر تک محدود نہیں بلکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام اور بعض غیر الہامی مذاہب کی کتب میں بھی ان کے واضح یا اشاراتی تذکرے ملتے ہیں۔ یہ بشارات اس بات کا ثبوت ہیں کہ ختمِ نبوت ایک عالمی مذہبی تصور رہا ہے، نہ کہ محض اسلامی عقیدہ[13]۔

7.0۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں تشکیلِ شخصیت کا فکری مقدمہ

مولانا گیلانیؒ نے سیرتِ نبوی ﷺ کے بیان میں محض واقعاتی تسلسل پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک فکری مقدمہ قائم کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود کسی انسان، معاشرتی نظام یا مادی سہارے سے کچھ حاصل نہیں کیا، بلکہ جب دینے کا وقت آیا تو پوری انسانیت کو عطا کیا[14]۔

8.0۔ حکمتِ الٰہی اور صداقتِ نبوت: سیرتِ نبوی ﷺ کے فکری مظاہر

ذیل میں مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کی فکری توضیحات کی روشنی میں رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت کے وہ بنیادی پہلو پیش کیے جا رہے ہیں جن کے ذریعے وہ یہ واضح کرتے ہیں کہ نبوتِ محمدی ﷺ کسی سماجی، معاشی یا جغرافیائی سبب کی پیداوار نہیں، بلکہ ایک مکمل الٰہی منصوبے کے تحت ظہور پذیر ہوئی۔ ان نکات میں پیدائش کے حالات، معاشی خود انحصاری، آزمائشیں، نصرتِ الٰہی، معراج، مکی و مدنی ادوار اور ختمِ نبوت کی فکری معنویت کو ایک مربوط استدلال کے طور پر سامنے لایا گیا ہے۔

8.1۔ پیدائش اور ابتدائی حالات

پیدائش و ابتدائی حالاتِ زندگی سے مولانا گیلانیؒ نے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ایک آزاد قوم میں ہونا، والدین اور دادا کا ابتدائی عمر میں انتقال، اور کسی مضبوط خاندانی سرپرستی کا نہ ہونا، یہ تمام عوامل اس حقیقت کو نمایاں کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی شخصیت کسی معاشرتی یا خاندانی تشکیل کا نتیجہ نہیں تھی[15]۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

8.2 ۔معاشی خود انحصاری

مصنف موصوف رسول اللہ ﷺ کی کفالت کو ایک الگ زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابو طالب جیسے تنگ دست سرپرست کی کفالت، بکریاں چرانا، اور مالدار چچا ابو لہب سے فاصلہ، یہ تمام پہلو اس امر کی دلیل ہیں کہ آپ ﷺ نے کسی معاشی طاقت پر انحصار نہیں کیا[16]۔

8.3۔رضاعت، ماحول اور جغرافیے کی معنویت

حضرت حلیمہ سعدیہؓ کی رضاعت اور بنجر عرب سرزمین میں بعثت کو مولانا گیلانیؒ محض اتفاق نہیں بلکہ حکمتِ الٰہی قرار دیتے ہیں، تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ اسلام کی کامیابی کسی زرخیز ماحول یا مادی وسائل کی مرہونِ منت نہیں[17]۔

8.4۔دنیاوی وسائل اور زہدِ نبوی ﷺ

سیدہ خدیجہؓ سے نکاح کے بعد دنیاوی وسائل میسر آنے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں زہد، سادگی اور خلوت کا غلبہ بڑھ گیا، مولانا گیلانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس بات کی عملی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا مقصد دنیا حاصل کرنا نہیں بلکہ دنیا کو راہ دکھانا اور انسانیت کی رہنمائی کرنا تھا[18]۔

8.5۔نبوت کے بعد آزمائشوں کا فکری مفہوم

مولانا گیلانیؒ آزمائشوں کو دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

8.5.1۔ایجابی آزمائشیں

مشرکین کی طرف سے آپ ﷺ کو تبلیغ دین سے روکنے کے لیے مال، منصب اور نکاح کی پیشکشیں ہوئیں، جن کے جواب میں آپ ﷺ کی طرف سے اپنے مشن سے خلوص کا اظہار ہی ملا اور ان کی پیشکشوں کو یکسر رد کر دیا[19]۔

8.5.2۔سلبی آزمائشیں

پھر دوسرا طریقہ آزمایا گیا کہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کو تمام ممکنہ تکالیف دی گئیں، جیسے ہجرتِ حبشہ، اہلِ بیت کی تکالیف، شعبِ ابی طالب کا محاصرہ، لیکن آپ ﷺ صبر واستقامت کے پہاڑ بنے کھڑے رہے[20]۔

8.6 ۔آزمائشوں کی انتہا اور نصرتِ الٰہی

ابو طالب اور سیدہ خدیجہؓ کی وفات، سفرِ طائف کی اذیتیں، اور اس کے بعد حضرت جبریلؑ اور فرشتۂ جبال کا حاضر ہونا، یہ سب مصنف موصوف کے نزدیک اس بات کی علامت ہیں کہ جب ظاہری سہارے ختم ہوئے تو الٰہی نصرت جلوہ گر ہوئی[21]۔

8.7۔معراج: مصائب کا الٰہی صلہ

مولانا گیلانیؒ کے نزدیک معراج محض ایک واقعہ نہیں بلکہ شعبِ ابی طالب اور طائف کی آزمائشوں کا الٰہی صلہ اور مستقبل کی فتوحات کا اعلان ہے[22]۔

8.8۔مکی و مدنی دور کا فکری فرق

مولانا احسن گیلانیؒ نے نبوت کے بعد زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، مکی دور کو مصنف دل کی تربیت کا مرحلہ قرار دیتے ہیں، جبکہ مدنی دور میں ایک مکمل اجتماعی، سیاسی اور دینی نظام کی تشکیل کو نمایاں کرتے ہیں اور دماغ کی ترتیب اور اس کی نمائش قرار دیتے ہیں[23]۔

8.9۔ختمِ نبوت اور دائمی ہدایت

مولانا گیلانیؒ کی کتاب کا حتمی فکری نتیجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کی عدمِ آمد اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات ہر دور کے لیے کافی ہیں، اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دین اور اسوہ کو محفوظ رکھا[24]۔

9.0۔النبی الخاتم ﷺ پر تحقیقی و تنقیدی ملاحظات

کتاب النبی الخاتم ﷺ اپنی فکری گہرائی، اسلوبی انفرادیت اور سیرتِ نبویؐ کے معنوی پہلوؤں پر توجہ کے باعث اردو سیرت نگاری میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ تاہم تحقیقی تقاضوں کے پیشِ نظر بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں کتاب میں مذکور بعض تاریخی یا روایتی تفصیلات، سیرت اور تاریخ کی دیگر معتبر کتب میں مذکور بیانات سے مختلف نظر آتی ہیں۔ ان اختلافات کی نشان دہی یہاں تقابلی اور تحقیقی مقصد کے تحت کی جا رہی ہے:

9.1۔ سیدنا عمرؓ کے خلافت کی مدت:

ان اختلافی مقامات میں ایک یہ ہے کہ کتاب میں سیدنا عمر بن خطابؓ کی خلافت کی مدت پندرہ سال بیان کی گئی ہے، جبکہ جمہور مؤرخین کے مطابق ان کی خلافت تقریباً دس سال پر مشتمل تھی، جیسے تاریخ ابی زرعہ میں ہے:

"سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: وُلِّيَ عُمَرُ عَشْرَ سِنِينَ" [25]۔

9.2۔ بعض واقعات میں تقدیم وتاخیر

مصنف موصوف نے سفرِ طائف اور عام الحزن کا ذکر واقعۂ معراج کے بعد کیا ہے [26]، حالانکہ سیرت کی اکثر مستند کتب میں یہ دونوں واقعات معراج سے قبل پیش آنے والے شمار کیے جاتے ہیں:

"ثم خرج إلى الطائف بعد موت خديجة بثلاثة أشهر،في ليال بقين من شوّال سنة عشر...فلما كان ليلة السبت لسبع عشرة ليلة خلت من رمضان، قبل الهجرة بثمانية عشر شهرا "[27]۔

9.3۔ معراج کے موقع پر انبیاء سے ملاقات کی ترتیب

اسی تناظر میں واقعۂ معراج کے دوران انبیائے کرامؑ سے ملاقات کی ترتیب میں بھی مصادر کتب سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق پہلے آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات، سیدنا آدمؑ، دوسرے پر سیدنا عیسیٰؑ وسیدنا یحییٰؑ، تیسرے آسمان پر سیدنا یوسفؑ، چوتھے پر سیدنا ادریسؑ، پانچویں پر سیدنا ہارونؑ، چھٹے پر سیدنا موسیٰؑ اور ساتویں آسمان پر سیدنا ابراہیمؑ سے ہوئی [28]، جبکہ مولانا گیلانیؒ نے تیسرے آسمان پر سیدنا ادریسؑ، چوتھے پر سیدنا ہارونؑ اور پانچویں پر سیدنا یوسفؑ سے ملاقات کو بیان کیا ہے [29]۔

9.4۔ سیدہ عائشہؓ کی نکاح کے وقت عمر

اس کتاب میں سیدہ عائشہؓ کی عمر بوقتِ نکاح سات سال بیان کی گئی ہے [30]، جبکہ محدثین کی ایک بڑی تعداد کے نزدیک نکاح کے وقت ان کی عمر چھ سال تھی، جیسے صحیح البخاری کی روایت ہے:

"تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ" [31]۔

9.5۔ غزوہ بدر کے شہداء کی تعداد

مولانا گیلانیؒ نے غزوۂ بدر کے شہداء کی تعداد 22 لکھی ہے [32]، حالانکہ سیرت وتاریخ کی متعدد معتبر کتب میں شہدائے بدر کی تعداد 14 مذکور ہے، جیسے ابن حبان نے لکھا ہے:

"فجميع من استشهد من بني قريش والأنصار أربعة عشر رجلا" [33]۔

9.6۔ غزوات وسرایا میں کسی کافر کے زخمی ہونے کا قول

عہدِ رسالت کے عسکری حالات کے بیان میں بھی ایک پہلو ایسا ہے جو دیگر تاریخی بیانات سے مختلف معلوم ہوتا ہے، وہ یہ کہ کفار کے زخمی ہونے کا صریح ذکر نہیں ملتا، حالانکہ متعدد معرکوں اور جنگی مراحل کے پیشِ نظر یہ بات عقلاً بعید محسوس ہوتی ہے کہ مخالف فریق میں کسی قسم کی جانی یا جسمانی چوٹ واقع نہ ہوئی ہو۔

ان اختلافی نکات کا ذکر اس لیے ضروری سمجھا گیا ہے کہ کتاب کے مطالعے میں تحقیقی توازن برقرار رہے اور قاری کو یہ احساس رہے کہ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی یہ تصنیف بنیادی طور پر ایک فکری و تحلیلی سیرت ہے، جس میں واقعات کے فلسفہ، حکمت اور معنوی ربط کو اولیت دی گئی ہے۔ جزئی تاریخی اختلافات اس مجموعی علمی اور فکری قدر کو متاثر نہیں کرتے بلکہ مصادر کے تنوع اور روایت کے اختلاف کی ایک فطری مثال کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

10.0 ۔ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کا علمی تفرد

مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ نے النبی الخاتم ﷺ میں ایک منفرد اور قابلِ توجہ علمی رائے پیش کی ہے۔ وہ گوتم بدھ کی جائے پیدائش کپل وستو کی نسبت سے یہ احتمال ظاہر کرتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں مذکور پیغمبر ذوالکفل علیہ السلام دراصل گوتم بدھ ہی ہو سکتے ہیں، مولانا گیلانیؒ کا خیال ہے کہ ذوالکفل کا معنی "کپل والا" ہو سکتا ہے۔ مولانا کا استدلال بنیادی طور پر لفظی وتاریخی مشابہت پر قائم ہے، یعنی کپل وستو اور ذوالکفل کے مابین صوتی و معنوی قربت کو بنیاد بنا کر وہ اس امکان کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دونوں ایک ہی شخصیت کے مختلف نام ہو سکتے ہیں [34]۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

تاہم یہ رائے جمہور اہلِ علم کے موقف سے مختلف ہے۔ جمہور مفسرین اور مؤرخین کے نزدیک ذوالکفلؑ ایک مستقل نبی یا صالح شخصیت ہیں جن کی تعیین کسی غیر اسلامی مذہبی پیشوا کے ساتھ نہیں کی گئی، اور نہ ہی بدھ مت کے بانی گوتم بدھ کو انبیائے کرامؑ کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی بنا پر مولانا گیلانیؒ کی یہ بات اجتہادی اور تفرد پر مبنی رائے کے درجے میں آتی ہے، جسے جمہور نے قبول نہیں کیا[35]۔

اس کے باوجود یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ مولانا گیلانیؒ نے اس خیال کو قطعی دعوے کے طور پر نہیں، بلکہ ایک علمی امکان کے طور پر پیش کیا ہے، جو ان کے اس عمومی منہج سے ہم آہنگ ہے کہ وہ مختلف مذاہب اور تاریخی شخصیات کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے نئے زاویے سامنے لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ تفرد اگرچہ محلِّ نظر ہے، تاہم اس سے مولانا گیلانیؒ کی وسعتِ مطالعہ اور فکری جرأت کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔

11.0۔ نتائج تحقیق

- مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف النبی الخاتم ﷺ اردو سیرت نگاری میں محض ایک تاریخی یا واقعاتی کتاب نہیں بلکہ ایک گہری فکری اور تحلیلی سیرت کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں ختمِ نبوت اور آفاقیتِ رسالت کو مرکزی مقدمے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔
- مصنف نے سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات کو زمانی تسلسل کے بجائے فکری ربط اور معنوی حکمت کے تحت مرتب کیا ہے، جس کے نتیجے میں بعض معروف واقعات میں تقدیم و تاخیر یا اجمال سامنے آتا ہے، جو ان کے منہجی انتخاب کی عکاسی کرتا ہے۔
- کتاب کا اسلوب رواں اور ادبی لطافت سے آراستہ ہے، جس کے ذریعے پیچیدہ فکری مباحث کو عام قاری کے لیے قابلِ فہم بنا دیا گیا ہے، جب کہ استدلال کی سطح علمی اور مدلل رہتی ہے۔
- مولانا گیلانیؒ نے قرآن و حدیث کو سیرت نگاری کی اساس بنایا ہے اور معاصر فکری اعتراضات، جیسے ختمِ نبوت، تعددِ ازواج اور جہاد، کو مناظرانہ کے بجائے تحقیقی و استدلالی انداز میں حل کیا ہے۔
- کتاب میں پائے جانے والے بعض تاریخی یا روایتی اختلافات بنیادی طور پر جزوی نوعیت کے ہیں اور یہ مجموعی فکری قدر کو متاثر نہیں کرتے، بلکہ اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مصنف کی اصل توجہ واقعات کے فلسفہ اور نتائج پر مرکوز ہے۔
- گوتم بدھ اور ذوالکفلؑ کے مابین نسبت سے متعلق مولانا گیلانیؒ کی رائے ایک اجتہادی اور تفرد پر مبنی علمی امکان ہے، جو جمہور کے نزدیک قابلِ قبول نہیں، تاہم یہ ان کی وسعتِ مطالعہ اور تقابلی ذہن کی دلیل ضرور ہے۔
- مجموعی طور پر النبی الخاتم ﷺ سیرتِ نبوی ﷺ کو ایک زندہ، ہمہ گیر اور دائمی نظامِ فکر کے طور پر پیش کرتی ہے، جو ہر دور کے انسان کے لیے رہنمائی فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

حوالہ جات

---

(1) مناظر احسن گیلانی، سوانح عمری (لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 1925ء)، ص: 15

(2) مناظر احسن گیلانی، تدوینِ قرآن (کراچی: مجلسِ علمی، 1951ء)، ص: 5، 19

(3) ظہور تامل، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کے افکار اور دینی خدمات (غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ، 2010ء)، ص: 12

(4) ابوالحسن علی ندوی، کاروانِ زندگی، (لکھنؤ: مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام، 1991ء)، 3: 112–115

(5) امان اللہ، علومِ اسلامیہ کے تشکیل جدید میں مولانا سید مناظر احسن گیلانی کا کردار: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ (لاہور: جامعہ پنجاب، 2009ء) ص: 79

(6) مناظر احسن گیلانی، النبی الخاتم ﷺ (لاہور: المیزان، 2004ء)، ص: 27

(7) نفس مصدر، ص: 47-57

(8) نفس مصدر، ص: 83، 90، 100

(9) *Dr. Tahira Batool, Ghazanfar Abbas، A Research Study on the Methodology and Style of Al-Nabi-ul-Khatim (PBUH)*، *(Advance Social Science Archives Journal, vol:2, issue: 4 2024) P: 23–92.*

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

(10) النبی الخاتم ﷺ ،ص: 11

(11) نفس مصدر ،ص: 12ـ13

(12) نفس مصدر ،ص: 14ـ21

(13) نفس مصدر ،ص: 22ـ26

(14) نفس مصدر ،ص: 32

(15) نفس مصدر ،ص: 27

(16) نفس مصدر ،ص: 30

(17) نفس مصدر ،ص: 28

(18) نفس مصدر ،ص:34ـ35

(19) نفس مصدر ،ص:39

(20) نفس مصدر ،ص:40ـ41

(21) نفس مصدر ،ص:51ـ57

(22) نفس مصدر ،ص:47

(23) نفس مصدر ،ص:75

(24) نفس مصدر ،ص:100

(25) ابوزرعہ عبد الرحمٰن بن عمرو، تاریخ ابی زرعۃ الدمشقي(دمشق: مجمع اللغۃ العربیۃ،ت ن)ص: 181

(26) النبی الخاتم ﷺ ،ص:47- 57

(27) مغلطاي بن قليج بن عبد الله، الإشارة إلى سيرة المصطفى (دمشق: دارالقلم،1996ء) ص: 133-135

(28) صحیح البخاری،کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، حدیث نمبر:3887

(29) النبی الخاتم ﷺ (حاشیہ)،ص: 50

(30) النبی الخاتم ﷺ ،ص: 95

(31) صحیح البخاری،کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، حدیث نمبر:3887

(32) النبی الخاتم ﷺ ،ص: 85

(33) محمد بن حبان بن أحمد، السيرة النبوية وأخبار الخلفاء(بيروت: الكتب الثقافية، 1417ھ)1: 175

(34) النبی الخاتم ﷺ (حاشیہ)،ص: 12

(35) مولاناحفظ الرحمن سیوہاروی، قصص القرآن(کراچی:دارالاشاعت،2002ء)ص:592